© rasailojaraid.com

غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

ظلمتوں میں چاند ڈھلتا رہ گیا
میں کفِ افسوس ملتا رہ گیا

نکہتوں کو کھا گئی بادِ خزاں
پھول خاروں پر تڑپتا رہ گیا

منزلوں کے مٹ گئے نام و نشاں
میں فقط راہوں پہ چلتا رہ گیا

جان و دل کو کھا گئی ہے بے رخی
اشک آنکھوں سے ٹپکتا رہ گیا

کون آیا پردۂ افلاک سے
آسمانوں کو میں تکتا رہ گیا

ہر طرف بکھری ہوئی ہے تیرگی
چاندنی کو جی ترستا رہ گیا

بے نیازِ تشنگی صحرا ہوئے
بحر میں دریا اترتا رہ گیا

میں فراتِ وقت پر تشنہ رہا
ابر سر پر ہی گرجتا رہ گیا

کس نے پکڑا ہاتھ میرا تو بتا
ہاتھ پہ میں ہاتھ دھرتا رہ گیا

خالدؔ اندر کا تھا جو انساں میرا
میرے اندر ہی سسکتا رہ گیا

© rasailojaraid.com